

ستارہ:

لطیف:

آپ کو پتہ ہے مجھے گلکی احتیاط کرنی پڑتی ہے ماشر جی۔
پان کھالیں بعد میں.....بلوپان بنا جلدی برابر کا۔ ہمارے پاس توجہ کی خدمت
کے لیے اور کیا ہو سکتا ہے۔ فیروزہ، آج چیونٹی کے گھر نارائن آئے ہیں۔ (زور
سے) اوابے کیا روپا رکھا ہے، باہر دفعہ ہو جاؤ۔

(بچہ بھاگ جاتے ہیں۔ فیروزہ بروی پر مختلف مسکراہٹ پیش کرتی ہے۔)

فیروزہ: یہ آپ کی بڑی تعریف کرتے ہیں میڈم۔

ستارہ:

آج جب گانے کی تیک شروع ہوئی تو میں نے پوچھا ماشر لطیف نہیں آیا۔ پھر اختر
نے مجھے بتایا کہ آپ تو یہاں ہیں۔

لطیف:

طلیعہ پر کس نے نگت کی پھر؟

ستارہ:

کوئی نیا لڑکا تھا۔ اچھی رو ہم تھی میں لیکن ابھی کچا ہے۔ لے میں رچا پیدا نہیں
ہوا۔

لطیف:

(فیروز سے) اپنے مجھے کا لڑکا ہو گا فیروزہ۔ فیضی صاحب کی خدمت میں رہتا ہے،
دور نکل جائے گا، آپ دیکھیں گے جس پر فیضی صاحب مہربان ہو جائیں، اس کو
توحد سے آگے نکال دیتے ہیں۔

ستارہ:

آپ نے کسی ڈاکٹر کو دکھایا لطیف صاحب؟

لطیف:

اب جی کسی ڈاکٹر کے پاس جائیں تو سائٹھ ستر روپے کا نسخہ ہو جاتا ہے۔ بلڈٹ،
ایکس رے، کوئی ایک مٹا ہے۔ اس کی ماں نے ایک دوائی بنادی ہے، پی رہا ہوں۔
دیکھو شفا ہونی ہو گی تو ہو جائے گی۔ رب چے کی کرم نوازی، جس پر چاہے
کر لے۔

ستارہ:

پھر بھی، ڈاکٹر کو تودھانا چاہیے نا جتنی دیر پڑے رہیں گے، روزگار پر اثر پڑے
گا۔

لطیف:

ہاں جی کیوں نہیں۔ اب پندرہ دن سے نہ کسی فنکشن میں بجا یا ہے، نہ سنوڈیو
میں بینگ ہی ملی ہے۔ ریڈیو کے بھی ہم Casual آدمی ہیں، کوئی ریگولر تو
ہیں نہیں۔

- فیروزہ: دھڑکا ہی لگا رہتا ہے۔ میدم جی، افسروں کی مرضی ہے.....جب چاہیں، نکال دیں۔
- ستارہ: خیر آپ جیسا آرٹسٹ کہاں ملے گا ریڈ یو کو.....اس کی تو آپ فکرناہ کریں۔
- لطیف: بڑے سر جی، بڑے! بہت مل جائیں گے مجھ سے اچھے۔
- ستارہ: یہ کوئی بی اے، ایم اے نہیں ہے، ماشر جی کہ اسے لوگ تھوک کے بھاؤ خرید سکیں۔ طبلہ نوازی کے لیے عمر چاہیے، ٹیلنٹ چاہیے، مشن چاہیے، مزانج چاہیے، آپ اتنی کرفی نہ کیا کریں، یہ زمانہ نہیں ہے کرفی کا۔ لوگ واقعی کسر گا دیتے ہیں۔
- (بلپان لاتی ہے)
- بلو: لیں میدم جی۔
- (ستارہ نے تھوڑی سی بوتل پی ہے۔ وہ بوتل فرش پر رکھتی ہے اور پان لاتی ہے۔)
- ستارہ: شکریہ!
- لطیف: میدم.....اگر آپ فیضی صاحب سے میری ایک سفارش کر دیں تو میں بڑا مشکور ہوں گا۔
- ستارہ: جی ماشر جی؟
- لطیف: بھٹی صاحب فلم بنارہ ہے ہیں پنجابی کی۔ وہ فیضی صاحب کامیوزک لیں گے، مجھے پتہ چلا ہے۔ اگر فیضی صاحب مجھے اپنے Batch میں رکھ لیں.....
- ستارہ: اچھا اچھا، ضرور کہوں گی.....دیکھنے ماشر جی میں کل نوبجے ڈرائیور بھیجوں گی۔ آپ کار میں بیٹھ کر سیدھے میرے ڈاکٹر کے پاس پہنچیں۔ بہن جی یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔
- فیروزہ: انشاء اللہ جی میں خود لے جاؤں گی۔
- لڑکی: میں بھی چلوں گی ابا۔
- لطیف: کیوں وہاں کوئی میلہ لگا ہے ڈاکٹر کی دکان پر.....میں بھی چلوں گی ابا.....باپ مر رہا ہے، ان کو سیروں کی سو جھی ہے۔
- (ستارہ چلتی ہے، ساتھ ساتھ فیروزہ بھی جاتی ہے۔)

ستارہ: اچھا مسٹر جی! خدا آپ کو صحت دے۔ سلام علیکم!

لطیف: (انٹنے کی کوشش کرتا ہے) و علیکم سلام۔ میں چلتا ہوں جی آپ کے ساتھ۔

ستارہ: نا نا! آپ آرام کریں۔ گرم بستر سے نہ نکلیں۔

لطیف: (رقت کے ساتھ) اللہ نیں پران سلامت رکھے..... جیاتی لمبی ہو..... جگ جگ
جو میڈم جی..... اللہ ترقی دے..... عزت دے..... دولت دے..... اتنا دے جتنا
کھوہ میں پانی!

(اب فیروزہ اور ستارہ گھر کے کنارے پر آن پہنچی ہیں۔ یہاں ناث کا پردہ لٹک رہا ہے، جو
براخستہ ہے۔ ستارہ پر س کھول کر سور و پے کا نوٹ نکالتی ہے اور فیروزہ کے ہاتھ میں دیتی
ہے، اس طرح کہ اس کی ہتھیلی کھول کر نوٹ اس میں بند کر کے اوپر انہا تھوڑا کھد دیتی ہے۔)

ستارہ: بس اب آپ بولنا نہ پلیز۔ میں کل خود آتی لیکن میری ریکارڈنگ ہے۔ پھر شام کو
مہورت ہے۔ فاروق صاحب کی فلم کا۔ آپ غفلت نہ کریں۔ ان کو دکھائیں اور
جما کر علاج کریں۔ خدا حافظ۔

(فیروزہ تشكیر سے آہتہ سلام کرتی ہے۔ ستارہ باہر جاتی ہے۔ فیروزہ چپ چاپ کھڑی
ہے۔ چند تائیے بعد وہی بچے دوڑ کر اندر رواض ہوتے ہیں)

بچہ 1: چلی گئی میڈم؟

بچہ 2: چلی گئی اونے!

لڑکی نمبر 3: پورا کو کاپی کر نہیں گئی۔

بچہ 2: موں اونے موں..... موں اونے موں.....

(اب تینوں بچے بھاگ کر بوتل پر پڑتے ہیں۔ اس جھینا جھنی میں بوتل گرجاتی ہے
اور کوکا کولا بہہ جاتا ہے۔ اب فیروزہ آتی ہے۔ جو عورت ابھی تک چپ چاپ صبر کی
تصویر تھی، ان کو دو تھپٹ مارتی ہوئی بولتی ہے۔)

فیروزہ: نکر میو! دیکھتے نہیں باپ بیمار ہے۔ دو گھونٹ اس کے منہ میں چلا جاتا تو کیا تم
مر جاتے۔ کسی کا نہیں سوچتے..... ہمیشہ اپنی فکر رہتی ہے۔ ندیدے، کھرے،
کبجھت، حرای.....

لطیف: نہ ماری جا نہیں فیروزہ..... ان کا کیا قصور بھاگوان، نہ ماری جا ان لاوارثوں کو.....
مت نکال اپنا غصہ ان پر..... مجھے مار بے وقوف..... تیرا قصور وار ادھر لیٹا ہے
چارپائی پر..... ان غریبوں کی جان کو کیوں آگئی تو.....
(فیروزہ چارپائی کے ساتھ سر لگا کر زور سے رونے لگتی ہے۔)

کٹ

سین 15 آٹھ ڈور شام کا وقت

(ستارہ ایک ایسی کوئھی کے احاطے میں داخل ہوتی ہے جو زیر تعمیر ہے۔ پاہنڈھے ہیں۔
مزدور کام کر رہے ہیں۔ ستارہ کوئھی میں ٹھیکیدار کے ساتھ مختلف کروں کا معائنہ کرتی
ہے اور ہدایات دیتی ہے۔)

کٹ

سین 16 آٹھ ڈور شام کا وقت

(ستارہ کار میں گھروپی پر اس وقت ستارہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ یک گراڈنڈ میں وہی
موسیقی بھتی ہے جس کا گناہ صبح تیار کیا جا رہا تھا۔)

کٹ

سین 17 آٹھ ڈور کچھ دیر بعد

(کار جا رہی ہے۔ دوسرا سائینڈ پر ٹرین اسے کراس کرتی ہے گڑھی شاہو والے موڑ پر
چہاں نہر کے دوپل اور درودیہ سڑک ہے، ستارہ کی کار آتی ہے۔ چھانک بند ہوتا ہے۔

کار کرتی ہے۔ مو سیقی پر مرین کی آواز پر اپوز کیجئے۔ کیمرہ جاتا ہے۔)

ڈزالو

سین 18 آٹھ ڈور شام کا وقت

(لاہور میں نہر کا کوئی ایسا موڑ تلاش کر لیجئے جس کا پس منظر فونوگرافی کے اعتبار سے اچھا ہو۔ ستارہ کی کار اس موڑ پر آتی ہے۔ کار آہستہ ہوتی ہے۔ یکدم نوجوان سکندر دنوں بازو اٹھائے ہاتھ میں آنکھ کی کاپی لئے کار کی طرف بھاگتا ہے۔ کیمرہ کار کے اندر ہے۔ یکدم بریک لگتی ہے۔ سکندر دنوں بازو کار کی بونٹ کی طرف بڑھاتا ہے اور بونٹ پر گرتا ہے۔ ستارہ چیخ نہرتی ہے۔ سکندر بونٹ پر گرا ہوا ہے۔ اس کا چہرہ اور بازو مدد کے انداز میں آگے کوچھلے ہیں۔)

قطع 2

کردار

ستارہ:	دور خی خاتون، حساس، افسردا اور کپی پرو فیشنل
گل رخ سکندر:	شہرت کا دیوانہ، نوجوان خوب رو
آپار اشدا:	اچھی چیزوں کی شو قین
گنینہ:	عمر انہارہ کے قریب، مدل کلاس کی فیشن زدہ
باپ:	ماشر فضلی، ستر کا عاشق، بے بصر مغذور
ماستر لطیف:	پینٹالیس کے لگ بھگ بیمار آدمی
افتخار سلمی:	بہت خوبصورت ایکٹر، ہنس کھو دل جیت یئنے والا
ظہیر:	فلم ڈائریکٹر
میوزک ڈائریکٹر:	خارو

سین ۱ آٹھ ڈور شام کا وقت

(ناکل فیڈ ہونے کے بعد ہم پچھلے سکرپٹ کو دہاں سے دوبارہ ٹیلی کا سٹ کرتے ہیں جہاں سے آخری سین میں ستارہ کی کار جاری ہے۔ پھر وہ ایک موڑ پر آتی ہے کار آہستہ ہوتی ہے اور نوجوان سکندر بھاگتا ہوا کار کی طرف لپتا ہے۔ بریک لگتی ہے۔ وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر وند سکرین کی صرف بڑھتا ہے اور یونٹ پر گرتا ہے۔ اندر سے ستارہ چین باریتی ہے۔ یہ سارا منظر ہوتا رہتا ہے۔ سامنے ملیپ آتا ہے۔ یکدم ستارہ دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے۔ دوسرا طرف سے ڈرائیور باہر نکلتا ہے۔ ستارہ انتہائی تکلیف میں سکندر پر جھکتی ہے۔)

ستارہ: آپ کو کہیں چوٹ تو نہیں آئی؟ دیکھئے میں خود آپ کو ہسپتال لے جاؤں گی۔ پلیز بتائیے کہیں کوئی انجری تو نہیں ہوئی۔

(اب وہ ڈرائیور کو غسل سے دیکھتی ہے اور غصے سے کہتی ہے۔)

لاکھ چھین کا ہے اور سینڈ مت کیا کرو موڑ پر دھیان سے رہو لیکن تم کو ذرا پردا نہیں ہوتی۔ اب اخدا اسے اور اندر ڈالو پچھلی سیٹ پر۔ بے ہوش ہو گیا ہے۔ جو پولیس کیس بننے کا وہ علیحدہ۔

(اب ڈرائیور سکندر کو نیم بے ہوشی کے عالم میں پچھلی طرف لاتا ہے۔ اور اندر بخاتا ہے۔ سکندر آنکھیں بند کئے سیٹ پر دراز ہوتا ہے۔)

ستارہ: ہسپتال چلو!

ڈرائیور: کون سے ہسپتال میڈم؟

ستارہ: کسی بھی ہسپتال، جو قریب ہو۔

(کار چلتی ہے۔ اب سکندر آنکھیں کھولتا ہے۔ اور جیب سے آنورگراف بک لکاتا ہے۔)

سکندر: اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو اس پر سائنس کر دیجئے۔

(ستارہ جیرانی سے اس کی طرف دیکھتی ہے اور آنورگراف بک پکڑتی ہے۔)

ستارہ: آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟

سکندر: جی نہیں!

- ستارہ: لیکن یہ آپ نے کیا کیا..... چلتی گاڑی کے سامنے اس طرح کیوں آئے؟ حادثہ
ہو سکتا تھا بہت بڑا۔
- سکندر: کل اخبار میں خبر بھی تو شائع ہوتی..... گل رخ سکندر مایہ ناز گلوکارہ کی کار سے تکرا کر زخمی ہو گیا۔ تصویر ہوتی ساتھ میری۔ ایک دن میں مشہور ہو جاتا۔ میں مر جاؤں شوق سے لیکن مشہور ہو جاؤں۔
- ستارہ: تم کو اخبار میں چھپنے کا بہت شوق ہے؟
سکندر: کس کو نہیں ہوتا؟
- ستارہ: لیکن اتنا بڑا ذرا سر امہ تم نے کیوں کیا سکندر؟
سکندر: آپ کا آٹو گراف لینے کے لیے!
- ستارہ: آٹو گراف تو بڑی آسانی سے مل سکتا تھا!
سکندر: آٹو گراف کے ساتھ کوئی پر من واقعہ کوئی حادثہ شامل نہ ہو تو آٹو گراف قبر پر لکھے ہوئے کتبے کی طرح بے جان ہو جاتا ہے۔ میں کبھی ایسے آٹو گراف نہیں لیتا، آئی ایم سوری..... کسی گیت کا مکھڑا بھی لکھ دیجئے اس پر..... پلیز!
- ستارہ: آپ کو میرا کون سا گانا پسند ہے؟
سکندر: سارے گانے پسند ہیں جی۔
- ستارہ: پھر بھی کوئی خاص؟
سکندر: اگر ہے دل تودل گئی بھی چاہیے کہ ہر دیئے کو روشنی بھی چاہیے۔
- (ستارہ آٹو گراف دیتی ہے)
- سکندر: تھینک یوجی۔
ستارہ: کوئی بات نہیں۔
- سکندر: اگر جی کوئی فون پر آپ سے بات کرنا چاہے تو..... تو آپ رسیو کریں گی فون کال؟
- ستارہ: ہاں کیوں نہیں!
سکندر: اور..... جی کوئی آپ سے ملتا چاہے تو آپ کافیں تو.....؟

ستارہ: (مسکرا کر) ہاں یہ ذرا مشکل ہے!
 سکندر: اچھا جی، میں نے آپ کا بہت قیمت وقت لے لیا ہے۔ تھینک یو جی..... تھینک یو!
 (اب ستارہ کی کار چلتی ہے۔ سکندر دیر تک Wave کرتا رہتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں آٹو گراف بک ہے۔ سامنے والے ششی میں ستارہ اسے دیکھتی رہتی ہے۔)

کٹ

میں 2 ان ڈور رات

(ڈریگ نیبل پر ستارہ بیٹھی منہ پر کریم لگا کر روئی سے چہرہ صاف کر رہی ہے۔ گینہ آتی ہے۔)

گینہ: باجی جی فون تھا آپ کا!
 ستارہ: کون ہے؟
 گینہ: کوئی یگ سی آواز تھی۔ میں نے ٹال دیا ہے..... پہلے ہی پکڑ کے سارا سارا دون فون کرتے رہتے ہیں الو کے پڑھے۔ ان کا خیال ہے کہ ہمیں سوائے ان کے اور کوئی کام ہی نہیں۔ کیے گاتی ہیں آپ کی باجی..... کیا کھاتی ہیں آپ کی باجی..... عام لائف میں کسی ہیں آپ کی باجی؟
 (یہ کہتی ہوتی جاتی ہے۔ یکدم ستارہ کے دماغ میں جیسے سختی بھتی ہے۔)

ستارہ: گینہ!
 گینہ: (واپس آکر) جی باجی؟
 ستارہ: کون تھا فون پر؟
 گینہ: کوئی سکندر تھا جی..... پتہ نہیں گل رخ سکندر کہ شاہر رخ سکندر..... عجیب نام ہوتا ہے کسی کسی کا۔ آپ جانتی ہیں اسے؟
 ستارہ: (یکدم پکڑے جانے کے انداز میں) نہیں..... نہیں تو۔
 گینہ: شب بخیر باجی۔

ستارہ: شب بخیر!

(گینہ جاتی ہے۔ ستارہ جو اس وقت بہت مارڈن ناٹھی میں ہے، بتیاں بجا کر پلٹک پر لیتی ہے اور ریڈی یو پر آواز آتی ہے۔)

اناً فَرَسْ: ابھی آپ نے مہدی حسن کی آواز میں احمد فراز کی غزل سنی۔ اب ہم آپ کو ستارہ جہاں کا گایا ہو گیت سناتے ہیں۔ یہ گیت انہوں نے فلم ”ان کی بات“ کے لیے گایا ہے۔ (ستارہ ریڈی یو بنڈ کرتی ہے۔ سوچتی ہے، پھر ریڈی یو آن کرتی ہے۔ ریڈی یو پر ستارہ کی آواز میں یہ گیت آرہا ہے:

اگر ہے دل تو دل گلی بھی چاہیے
کہ ہر دیئے کو روشنی بھی چاہیے
آہستہ آہستہ آواز دور ہوتی جاتی ہے لیکن بنڈ نہیں ہوتی۔ کیمرہ ستارہ کے چہرے پر آتا ہے۔ وہ سوتی جاتی ہے۔)

ڈزالو

سمین 3 آٹھ ڈور دن

(ایک بڑے سے کھنڈر میں ستارہ اور سکندر سلو موشن میں بھاگ رہے ہیں۔ سکندر، ستارہ کے تعاقب میں ہے۔ گناہ پر امپوز ہوتا ہے۔ گانے کی دولائیں ہو چکتی ہیں تو بنڈ و قیں چلنے کی آواز آتی ہے۔)

ڈزالو

سمین 4 آٹھ ڈور دن

(سکرین پر بہت سے غبارے اڑ رہے ہیں، جن کو بنڈ و قیں کا نشانہ توڑ رہا ہے۔ بنڈ و قیں کی آواز

کے ساتھ ساتھ یکدم گانا پھر رواں ہوتا ہے:-)

ڈزالو

سین 5 ان ڈور دن

(بہت سے لوگوں کے لئے کیاں ناج رہے ہیں۔ لیکن ان کی تصور صرف گھنون تک آتی ہے۔ قسم قسم کی جو تیاں، پاؤں، نانگیں کیسرہ سنڈی کرتا ہے۔ یکدم ایک مرد کا فل بوٹ ایک نازک سی سینڈل والے پاؤں پر آتا ہے۔ کیسرہ زوم کرتا ہے اور بہت بڑے بینگ کے ساتھ ستارہ کی چین اس پر پرا مپوز ہوتی ہے۔)

کٹ

سین 6 ان ڈور رات

(ستارہ سورہ ہے۔ ریڈیو آن ہے۔ گیت میں ایک لمبی بیچ آتی ہے۔ ستارہ ہڑ بڑا کراٹھی ہے۔ ادھر ادھر دیکھتی ہے۔ پھر ریڈیو پر گیت جاری ہوتا ہے:
 اگر ہے دل تو دل لگی بھی چاہیے
 کہ ہر دیے کو روشنی بھی چاہیے
 ستارہ ریڈیو بند کرتی ہے۔ فون کی گھنٹی کی آواز آتی ہے۔ ستارہ اٹھ کر جاتی ہے اور فون اٹھاتی ہے۔)

ستارہ: جی؟ جی.....؟ جی ہاں میرا فون ٹھیک ہے جی۔ تھینک یو..... ہم نے کمپلینٹ نہیں لکھوائی جی..... ہو سکتا ہے کسی اور نے لکھوائی ہو..... تھینک یو!
 (وہ فون کی ساتھ دالی کری پر بیٹھتی ہے۔ پھر سر ہلا کر جیسے خواب کو فیک آف کرتی ہے۔)

کٹ

(یہ ستارہ کی مشق کا وقت ہے۔ ستارہ کے ہاتھ میں تان پورہ ہے۔ وہ مکمل طور پر سفید لباس میں ملبوس ہے۔ بالوں میں پھولوں کا گجراء ہے۔ باپ نے بھی سادہ لباس اور کندھوں پر چادر پہن رکھی ہے۔ یہاں پر مہاریا بیکن یا کوئی راگ جو پیر آگ سے تعلق رکھتا ہو، باپ پر نیکش کر رہا ہے۔ پہلے ستارہ تعلق اور انہاک سے گلتی ہے، پھر جیسے اس کا ذہن کہیں اور ہے۔ باپ ایک سرگم کہتا ہے، وہ فالو کرتی ہے۔ ادھے میں جا کر پھر سے سرگم اٹھاتی ہے۔ باپ مدد کرتا ہے، سرگم مکمل کرتا ہے۔ دو مرتبہ اور اس طرح ہوتا ہے باپ ہار مو شیم بند کرتا ہے اور لطیف طبلہ نواز کو اشارے سے نھیکد بند کرنے کو کہتا ہے۔)

باپ: بس ما سڑ جی! بی بی اب تحک گئی ہے۔ انشاء اللہ منگل کو سہی، اسی وقت۔
لطیف: انشاء اللہ جی!

ستارہ: اگر بخار ہو ما سڑ جی تو پھر آپ مت آئیں پلیز۔

لطیف: کوئی بات نہیں جی۔ اب تو آرام ہے۔ گھر کے سامنے سے رکشامل جاتا ہے۔
ستارہ: میں کار بھیج دوں گی، آپ رکشاو کشامت لیں ما سڑ جی۔

لطیف: اللہ سلامت رکھے..... نیں پران چلتے رہیں..... اللہ انتادے جتنا کھوہ میں پانی..... عزت آبر و بڑھے!

ستارہ: ما سڑ جی یہ لیں چاپی اور اندر سے عاصم کو ساتھ لے کر جائیں۔ اب باہر سردی ہے،
بس وغیرہ میں مت جائیں۔

لطیف: جنتی رہیں..... سلامت رہیں..... خوش رہیں! ہم کو تو بس اسی گھر کا سہارا ہے۔
(چلا جاتا ہے۔ ستارہ اپنا سر ہوفے کی پشت پر نکلتی ہے اور لمبا سانس لیتی ہے۔)

ابا: (اس کے لمحے میں نصیحت نہیں ہے، صرف تجربہ ہے) بیٹے! جب بھی دریا دو حصوں میں بٹ جائے، اس کا زور ثوٹ جاتا ہے۔

(ستارہ آنکھ کی جھری سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔ پھر سر سے پھولوں کا گجر ایثارتی ہے۔
اب باقی ڈائیلاگ کے دوران وہ گھر سے ایک ایک پھول کر کے توڑتی جاتی ہے۔ حتی

کہ جب سین ختم ہوتا ہے تو اس کی گود میں نجی ہوئے پھولوں کا ذہیر ہے۔)

ستارہ: کیا مطلب اباجی؟

ابا: گانے والا جب بھی گائے اسے سوائے گانے کے اور کچھ نہیں سوچنا چاہیے۔ دریا دو حصوں میں بٹ جائے تو اس کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔

ستارہ: (العقلی سے) آج کل میرا گلا خراب ہے، اچانک سردی آجائے کی وجہ سے۔

ابا: ہر آرٹسٹ پر، ہر فن کار پر، ہر گلوکار پر ایک بہت برا وقت آتا ہے۔

ستارہ: (بجھے انداز میں) کون سا برا وقت اباجی؟

ابا: جب وہ کامیاب ہو جاتا ہے! ایسے کچھ لو جیسے تربوز کے اوپر اخروٹ لٹکا ہو..... ہلاکا سا ہوا کا جھونکا..... ذرا سی لرزش، ذرا سا بچکو لا..... کامیابی کسی کو تکنے نہیں دیتی اپنے پر۔

ستارہ: ہاں جی.....

ابا: جو شہرت کو اپنی کوشش سے منسوب کرتے ہیں یا جو شہرت کو پاسیدار سمجھتے ہیں یا پھر جن کا خیال ہوتا ہے کہ شہرت کو وہ لازوال کر سکتے ہیں، وہ ہمیشہ پھسل جاتے ہیں۔ جیسے نکلنے پتے پر بارش کی بوند نہیں نٹھرتی ہمیشہ کے لیے، ایسے ہی وہ بھی لوگوں کے دلوں سے لڑک جاتے ہیں بلا اطلاع۔ اچانک۔

ستارہ: یہ سب آپ مجھ سے کیوں کہہ رہے ہیں؟

ابا: کیونکہ شہرت نہ صرف تمہیں ہر دل عزیز کیا ہے اور عزت بخشی ہے بلکہ امیر بھی کر دیا ہے..... میری آرزو تھی کہ کاش تمہارا گانا سننے سات سمندر پار سے قدر دان آتے..... تم بڑے بڑے جلوسوں میں گایا کر تیں..... شام کو محفل شروع ہوتی اور اس وقت تک لگی رہتی جب تک ستارے پھیکے نہیں پڑ جاتے لیکن..... تم امیر نہ ہو تیں۔

ستارہ: (خنکی کے ساتھ) اباجی آپ بد دعا کیں نہ دیا کریں ہر وقت!

ابا: میں پنڈال میں وہاں بیٹھا رہتا جہاں سب قدر دنوں کی جوتیاں ڈھیر ہوتی ہیں، تم ڈائیکس پر بیٹھ کر گا تیں..... لوگ تم پر پھول نچاہو کرتے، تمہارے آٹو گراف لیتے لیکن.....

ستارہ: میں بھوکوں مرتی..... ہے نا؟ ماں غم پھرتی دوسراے گانے والوں کی طرح؟
 ابا: نہیں نہیں نہیں..... خدا نہ کرے!..... لیکن شہرت کے ساتھ اگر دولت بھی مل
 جائے تو تباہی کا دو آتشہ تیار ہو جاتا ہے۔ بیٹے!

ستارہ: آپ چاہتے کیا ہیں؟

ابا: پتہ نہیں! بھی تو مجھے ساری عمر پتہ نہیں چلا کبھی۔

ستارہ: پھر آپ مجھے نصیحت کیا کر رہے ہیں؟

ابا: کچھ دنوں سے..... میں محسوس کرتا ہوں..... ہم لوگ جواندھے ہوتے ہیں
 ستارہ: ہم عجیب ہوتے ہیں۔ ہمارے اندر کا اندر ہیرا بولنے لگتا ہے..... کوئی بات
 ایسی ہے جو بدل رہی ہے اس کھر میں۔

ستارہ: موسم بدل رہا ہے..... گرمی چلی گئی ہے۔ شامیں چھوٹی ہو گئی ہیں۔ کپڑوں میں
 فینائل کی بوہے، پٹروں کی خوبصورتی..... چلغوزے، موگ پچلی کے چھلکے ہیں ہر
 طرف..... چادریں، کوٹ.....

ابا: ہاں..... یہ بھی اور اور..... اور بھی بہت کچھ..... اگر کوئی میٹھا پھل ڈیر تک
 درخت سے لٹکا رہے تو صرف دو باقیں ہوتی ہیں..... یا وہ ڈالی سے ٹوٹ گرتا ہے یا
 پھر اس میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں خود بخود!

ستارہ: اباجی آپ خواہ مخواہ و ہموں کاشکار نہ ہوں۔

ابا: (اٹھتے ہوئے) یہ بات بھی ہے..... ویسے ہی بوڑھے آدمی کے تعاقب میں اندر ہیرا
 ہوتا ہے..... میں تو انہا بھی ہوں۔

ستارہ: اباجی!

ابا: (کچھ فاصلے پر جا کر) ہاں۔

ستارہ: آپ ایسی جی کرانے گئے تھے؟

ابا: کرالوں گا، کروں لوں گا۔ تو فکر نہ کیا کر میری صحت کے لیے..... ہماری بیماری
 بیماری نہیں ہوتی۔ آگے جانے کا بہانہ ہوتی ہے۔ بہانہ رہنا چاہیے..... ضرور رہنا
 چاہیے۔ (چلا جاتا ہے) بہانے سے بوڑھا خوش رہتا ہے۔

(ستارہ پھول تو زر ہی ہے۔ کیمروہ آہتہ اس کی آغوش پر مر کو ز ہوتا ہے۔)

کٹ

سین 8 ان ڈور رات

(ایک خوبصورت چائیز ہوٹل میں ستارہ آتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک پنٹیس برس

کا آدی ہے۔ وہ دونوں ایک نیبل چلتے ہیں۔ میرا مینولا کر دیتا ہے اور چلا جاتا ہے۔)

افخار: کیا پسند کرو گی..... چکن کارن سوپ، چوپ سوئی، فرائید پران؟

ستارہ: جو تمہارا جی چاہے!

افخار: اچھا سپر گنگ چکن تو کھاؤ گی؟

ستارہ: جو تمہارا جی چاہے افخار!

افخار: تمہیں دلچسپی نہیں ہے مینوں میں؟

ستارہ: نہیں!

(افخار میز پر مینور کھتا ہے۔)

افخار: ستارا!

ستارہ: ہوں۔

افخار: تم کہاں ہو؟

ستارہ: نہیں ہوں۔

افخار: یہ پچھلے دنوں سے تمہیں ہوا کیا ہے؟

ستارہ: کیا ہوا ہے مجھے!

افخار: کتنے گانے گائے ہیں تم نے پچھلے ہفتے؟

ستارہ: بائیس!

افخار: Arnt you over doing?

ستارہ: (آہ بھر کر) بس یہ دلدل ہے افخار..... ایک قدم اندر چلا جائے تو پھر دھنٹا چلا

جاتا ہے آدمی۔

افخار: Do you Be Fair to your self
آخر یہ محنت کس کے لیے ہے؟ wish to kill your self.

ستارہ: نہیں۔ بس میں کچھ Help نہیں کر سکتی۔ افخار! کبھی کبھی خدا کی قسم Honestly میں اور کام انجانانا نہیں چاہتی..... کبھی کبھی اتنی کمزور دھنیں ہوتی ہیں، ایسا ناکارہ آر کشرا ہوتا ہے، کبھی کبھی جب ہے گانے بھی گانے پڑتے ہیں اور طبیعت ان پر مائل نہیں ہوتی..... لیکن انکار نہیں کیا جاسکتا۔

افخار: کیوں؟..... کیوں انکار نہیں کیا جاسکتا؟

Why....but why?
ستارہ: کبھی میوزک ڈائیکٹر کے ساتھ پرانی میل ملاقات ہوتی ہے، کبھی پروڈیوسر صاحب کے ساتھ احترام کا رشتہ ہوتا ہے، کبھی بس..... یونہی بلا وجہ شکل دیکھ کر، ہاتھوں کے Gestures دیکھ کر ترس آ جاتا ہے۔

افخار: When will you grow up?

ستارہ: کبھی کبھی مجھے خواہ مخواہ ترس آ جاتا ہے، اچاک جیسے پہاڑوں پر بارش نہیں آتی..... مجھے ایسے لگتا ہے کہ جو شخص میرے سامنے ہے، وہ بہت تھاہے..... اسے میری مدد چاہیے..... وہ میرے بغیر اپناراستہ تلاش نہیں کر سکے گا۔

افخار: مجھ پر تو تمہیں کبھی ترس نہیں آیا!

ستارہ: ترس نہ آیا ہو تا تو ہم یوں دوست بن جاتے۔

(بیر آتا ہے۔)

افخار: ایک چکن کارن سوپ..... ایک ایک فرائید رائس اور یہ A-69 بیف اینڈ چلیز اور ایک چوپ سوئی!

ستارہ: بس..... اتنا سارا کون کھائے گا افتی؟

افخار: میں..... ہادام میں!

بیر: جی ایک چکن کارن، ایک ایگ فرائی، ایک بیف چلی اور ایک چوپ سوئی!

افخار: اور ایک سپرینگ چکن.....
بیرا: بس جی؟
افخار: بس.....

(اس وقت سکندر ہوٹل میں داخل ہوتا ہے۔ کیساہ اس کی انٹری کو رجسٹر کرتا ہے۔ اس نے ستارہ کو دیکھ لیا ہے لیکن ستارہ بیچھے ہوئے مودہ میں ہے۔ وہ ایک کانٹاٹھا کراں سے میز پوچ پر لکیریں کھینچ رہی ہے۔)

افخار: تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔ ہفتہ پندرہ دن کے لیے لاہور چھوڑ جاؤ۔
ستارہ: شاید!

افخار: وہاں پہاڑوں میں گھومنا پھرنا سارا سارا دون..... بڑا مزہ آئے گا۔
ستارہ: ہاں..... ہو سکتا ہے!

افخار: دیکھو تاراجب تک انسان اپنا لاکھ شاکل تبدیل نہ کر لے تب تک کچھ نہیں بدلتا۔
ستارہ:

افخار: لائف شاکل سے تمہاری کیا مراد ہے؟
ستارہ: اب کوئی شخص ہے مثال کے طور پر..... وہ سات بجے سوتا ہے، صبح چار بجے اٹھتا ہے، سواک استعمال کرتا ہے، تاش کھیلتا ہے، سری پائے نہاری کچنار گوشت پسند کرتا ہے، عورتوں سے تعلقات نہیں بڑھاتا بلکہ صرف تاک جھانک کرتا ہے، دوستوں سے ہمیشہ گھر پر ملتا ہے..... یہ اس کالائف شاکل ہے۔

ستارہ: ہاں..... لیکن میرالائف شاکل تو دوسروں کے رحم و کرم پر ہے۔
افخار: grow up اپنی زندگی کا پیثیرن خود بناؤ جو کام تمہیں پسند ہیں، وہ کرو۔ جو دوست تمہیں درکار ہیں، انہیں رکھو۔..... Leave the

ستارہ: Rest جب تم اٹھنا چاہتی ہو، اٹھو۔ سونا چاہتی ہو، سو جاؤ۔

ستارہ: بہت مشکل ہے افخار، بہت مشکل ہے۔ انسان دوسروں کے ساتھ رہ کر، ان کو خوش کرنے کی آرزو دل میں پال کر..... اس نقطے نظر کے ساتھ کہ دوسروں کو کوئی تکلیف نہ پہنچ، اپنا لائف شاکل نہیں بناسکتا۔

- افخار: تو پھر مرد.....مر جاؤ۔ قطرہ قطرہ زہر پینے کی کیا ضرورت ہے، ایک دم زہر کھاؤ
 دوچار تو لے اور Finished!
 (بیر آگر چکن کارن سوپ لگاتا ہے۔)
- ستارہ: انسان اپنے ماحول میں اس طرح رہتا ہے افخار جیسے کشش پانی میں رہتی ہے.....
 آہستہ آہستہ ساری مٹھاں پانی میں چلی جاتی ہے اور کشش پانی سے پھول کر کپا
 ہو جاتی ہے لیکن میٹھی نہیں رہتی۔
- بیرا: (پاس آگر) سر آپ کو وہ آٹھ نمبر نیبل پر بلا رہے ہیں۔
- افخار: (آٹھ نمبر میز کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلاتا ہے) شو بزنس کی یہ بڑی بک بک ہے.....
 آدمی کو کہیں بھی Privacy نہیں ملتی، ہر جگہ وہ پبلک پر اپرٹی ہوتا ہے۔
- ستارہ: اپنالا کف شائل تبدیل کروافتی!
- افخار: (ہنس کر) ون اپ ستارہ.....والپسی پر بدله لوں گا۔
 (آنٹھ کر جاتا ہے۔ ستارہ آہستہ آہستہ سوپ بیٹھنے ہے۔ سکندر پاس آتا ہے۔)
- سکندر: سلام علیکم جی۔
 (سکندر کارویہ ہیر دور شپ کرنے والوں کا ساہے۔)
- ستارہ: (قدرے خوشی کے ساتھ) و علیکم السلام! آئیے بیٹھئے۔
- سکندر: میں دیرے سے آپ کو دیکھ رہا تھا.....لیکن ہمت نہیں پڑتی تھی۔
- ستارہ: کیوں؟
- سکندر: مشہور لوگ ہم جیسے لوگوں کو ذرا الفت نہیں دیتے۔
- ستارہ: (ہنس کر) اگر آپ جیسے لوگ بھی نہ ہوں تو باقی کیا رہے!
- سکندر: کیا جی؟
- ستارہ: کام نے دیے ہی ہمارے لئے کچھ باقی نہیں چھوڑا ہوتا.....اگر آپ جیسے پیارے
 لوگ سڑکوں پر، ریسٹورانوں میں، سینما گھروں میں نہ ملیں تو ہم لوگ تو پتہ نہیں
 پستول سے نکلی ہوئی گولی کی طرح کہاں جائیں!
- سکندر: (ابرو اٹھا کر چند ثانیے اس کو دیکھتا ہے، جیسے اس کی بات پر یقین نہ ہو) آپ کو.....

- ستارہ: بر انہیں لگا۔ تجھ کس بات کا؟
- سکندر: میں یوں آگیا ہوں دوبارہ اچانک، بلا اطلاع، بن بلائے!
- ستارہ: بن بلائے آنے کا شکریہ..... نوازش، مہربانی!
- سکندر: یہ آپ کے ساتھ سلیم صاحب ہیں ناں؟ مشہور ایکٹر افتخار سلیم۔
- ستارہ: (اثبات میں سر بلاتی ہے) کھائے!
- سکندر: کھانے کا آزڈر میں دے آیا ہوں۔ شکریہ..... افتخار صاحب کی فلم خوب ہٹ گئی ہے۔ اچھاروں کیا ہے انہوں نے "الٹے بانس" میں۔
- ستارہ: اسے خوب کنٹریکٹ مل رہے ہیں۔
- سکندر: ویسے عام لاکف میں نہ زیادہ خوبصورت ہیں نہ گلیسر! ہے ناں؟
- ستارہ: (ہنس کر) اپنے پسندیدہ آرٹسٹوں کو کبھی قریب سے نہیں دیکھنا چاہیے۔
- سکندر: (قدرے حاجت کے ساتھ) لیکن آپ تو مجھے عام لاکف میں زیادہ اچھی لگی ہیں۔
- ستارہ: (حیرانی سے) کیا مطلب؟
- سکندر: رسالوں میں آپ کی تصویریں اتنی اچھی نہیں آتیں جتنی آپ خود ہیں۔ دراصل تصویر میں آپ کا یہی Complexion نہیں آتا ناں.....
- ستارہ: شکریہ!
- سکندر: کیسے لگتا ہے آپ کو؟
- ستارہ: کیا؟
- سکندر: جب ہم جیسے لوگ سڑکوں پر، ریسٹورانٹوں میں، ہوٹلوں میں، کبوتوں میں یوں بے بس ہو کر آپ کی تعریف کرتے ہیں؟ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ آپ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں..... جہاں جاتے ہیں، پچھہ نہ پچھ آنکھیں ضرور فرش را ہ رہتی ہوں گی۔ ہے ناں؟
- ستارہ: (لحہ بھر کے لیے ستارہ غور سے اسے دیکھتی ہے، پھر لمبی آہ بھرتی ہے۔)
- ستارہ: واہ واہ بڑی عجیب چیز ہے سکندر..... جس قدر بڑھتی ہے اسی قدر اپنے اوپر اعتدال ختم

ہوتا جاتا ہے۔ پھر اس بے اعتمادی کو بحال کرنے کے لیے اور تحسین کی اور تعریف کی ضرورت ہوتی ہے۔ بے اعتمادی کا کنوں گہرا ہوتا جاتا ہے اور تعریف کی بالائیں، تحسین کے منکر، واہوا کے ذول سب پتہ نہیں کہاں جا کر غرق ہو جاتے ہیں۔
(اس وقت افتخار آتا ہے۔)

افتخار: ”اللئے بانس“ نے تو مجھے مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ میں تو برٹی ہی واپس چلا جاؤں تو اچھا۔ (ہاتھ بڑھا کر) میرا اصلی نام افتخار ہے، فکی نام سلیم۔ میں ”اللئے بانس“ کا ہیر و ہوں۔

سکندر: میرا پورا نام گل رخ سکندر۔ پچھلے سال میں نے لاء کیا تھا، لیکن ابھی تک پریکش شروع نہیں کی۔

افتخار: تو کیا کر رہے ہیں آپ..... ان دنوں؟

سکندر: گانا سیکھ رہا ہوں..... گانا گانے والوں کی ہیر و درشپ کر رہا ہوں۔

ستارہ: (یکدم خوشی کے ساتھ) تو ابھی تک آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں سکندر؟ تجب ہے، آپ گا لیتے ہیں!

سکندر: میں آپ کے سارے گانے گا سکتا ہوں میدم۔

ستارہ: کسی وقت آئیے ڈیفس..... سینیں گے آپ کا گانا۔

سکندر: انشاء اللہ جی..... اچھا جی اجازت دیجئے۔ میں نے آپ کا سوب ٹھنڈا کر دیا.....
سلام علیکم جی.....

ستارہ/افتخار: و علیکم سلام.....!

افتخار: اب اس کو یہ امید دلانے کی کیا ضرورت تھی کہ تم اس کا گناہ سنو گی؟ اس طرح تم اپنے آپ کو زیادہ Burden کرتی ہو جلتی!

ستارہ: غلطی ہو گئی..... چلو یہ کون سا آہی جائے گا۔

افتخار: کل کو یہ الوکا پٹھلا Actually آگیا تو.....؟

ستارہ: بڑا مخصوص سا آدمی ہے۔

افتخار: تمہیں Face reading آتی ہے؟